نگاہِ اولیں

مسئلہ فلسطین اور امت مسلمہ

مدیر التحریر

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں اسلام کا قبلہ اوّل نصرانیوں کے چنگل سے آزاد ہونے کے صدیوں بعد فرقہ پرستی اور جہاد سے غفلت کے نتیجے میں مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل کر پھر صلیب پرستوں کے ہتھے لگ گیا، تو علمائے دینؒ اور سلاطین بلادِ اسلامیہؒ نے اپنی اپنی ذمہ داریوں کا احساس کر کے امت کو ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے لیے تیار کرلیا۔ اور سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے صلیب پرستوں کو شکست فاش دے کر اہل اسلام کا حق ملکیت چھین لیا۔ جزاهمُ الله أحسنَ الجزاءِ

رفتہ رفتہ اہل اسلام شمشیر وسناں کے بجائے طاؤس ورباب کے خوگر بن گئے، تو امریکہ وبرطانیہ نے اپنے دین کے ساتھ غداری اور دین اسلام کے ساتھ عداوت کرتے ہوئے بیت المقدس مسلمانوں سے چھین کر یہودیوں کے حوالے کردیا۔ اس طرح عالم اسلام کے قلب میں ''اسرائیل'' کا خنجر گھونپ دیا گیا۔

صلیب پرستوں کے لیڈر امریکہ اور اس کے پٹھو اقوام متحدہ نے اسرائیل کے ناپاک وجود کو قانونی حیثیت دے کر اہل فلسطین کو ان کے اپنے وطن میں پردیسی بنا رکھا ہے۔ اور اسرائیل کو اقتصادی وحربی طاقتوں سے لیس کر کے اہل فلسطین کے خلاف ہر قسم کے ظلم وستم کا لامحدود لائسنس دے رکھا ہے۔

1982ء میں بیروت کے علاقوں صابرۃ اور شتیلا میں 6000 فلسطینیوں کے قتل عام پر بھی امریکہ، اسرائیل کا حامی رہا۔ اور اس وقت کے اسرائیلی وزیر دفاع ایریل شیرون کو تحفظ بھی فراہم کیا۔

تاریخ شاہد ہے کہ ایک سابق امریکی صدر ٹرومین سے سوال کیا گیا: آپ یہودیوں کی بے جا حمایت اور عربوں سے دشمنی کیوں کرتے ہیں؟ اس کا جواب تھا: ''عرب میرے ووٹر نہیں ہیں۔''

امریکہ کے یہودی باشندے قانوناً امریکہ اور اسرائیل کی دہری شہریت رکھتے ہیں۔ اور یہود امریکی سیاست اور معیشت میں بھرپور کردار کرتے ہیں۔ مٹھی بھر یہودیوں نے سیاسی اور اقتصادی طاقت کے بل بوتے پر امریکہ اور اقوام متحدہ کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ رکھا ہے۔

اب امریکی صدر ٹرمپ نے القدس شریف کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کر کے حسب عادت انسانی اقدار اور بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی کی۔ اس اشتعال انگیز کارروائی پر عالم اسلام کے علاوہ بعض سپر پاورز سمیت اکثر عالم انسانیت بھی چیں بہ جبیں ہو گئے۔

استنبول میں او آئی سی کے تحت 22 اسلامی ممالک کے سربراہان اور 30 ممالک کے وزراء کا اجلاس ہوا۔ مشترکہ اعلامیہ میں ڈونلڈ ٹرمپ کے فیصلے کو مسترد کر کے دنیائے انسانیت سے مطالبہ کیا گیا کہ بیت المقدس کو فلسطین کا دارالحکومت تسلیم کرے۔ اور اقوام متحدہ سے بھی اس مسئلے کو حل کرنے کی اپیل کی گئی۔

پاکستانی وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی نے او آئی سی کے سربراہ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے القدس شریف کو غاصب اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کرنے کے امریکی اعلان کی شدید مذمت کی۔ انہوں نے زور دے کر کہا کہ عالمی برادری مقبوضہ بیت المقدس کو فلسطین کا دارالحکومت تسلیم کرے۔ مقبوضہ بیت المقدس کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم کر سلامتی کونسل کی قراردادوں کی بھی واضح خلاف ورزی ہے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان اہل فلسطین کے پیچھے کھڑا ہے۔ او آئی سی کے رکن ممالک کو باہمی اختلافات بھلا کر حصولِ انصاف اور آزادیٔ فلسطین کے لیے متحد و متفق ہو کر جدوجہد کرنا پڑے گا۔ [روزنامہ بیدار 15 دسمبر 2017ء]

اجلاس میں امریکہ کے ظالمانہ اقدام کی مخالفت میں ترکی نے قائدانہ کردار ادا کیا۔ مسلم ممالک کے علاوہ فرانس اور روس سمیت متعدد غیر مسلم ممالک نے بھی امن عالم کے تحفظ کی خاطر امریکی اقدام کے خلاف مذمتی قرارداد کی حمایت کی۔ البتہ ان سب نے امریکہ و اسرائیل کے غلامِ بے دام ''اقوام متحدہ'' سے ہی منصفانہ اقدام کا مطالبہ کیا۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں یروشلم کو اسرائیل کا دارالحکومت قرار دینے کے امریکی اقدام کے خلاف قرارداد کی حمایت میں 128 ممالک نے ووٹ دیا۔ صرف 9 ممالک نے اس ظالمانہ کارروائی کی حمایت میں قرارداد کی مخالفت کی۔ 35 ممالک نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

او آئی سی کے مشترکہ اعلامیہ میں ردعمل کے طور پر اقوام متحدہ سے علیحدگی یا امریکہ سے بائیکاٹ کا کوئی تذکرہ تھا، نہ دیگر اسلامی ممالک کی مذمتوں میں کسی جرأت مندانہ فیصلے اور غیرت مندانہ جذبے کی جھلک تھی۔ اجلاس میں سعودی عرب، مصر اور عرب امارات کے سربراہان نے شرکت نہیں کی۔ البتہ ان ممالک نے بھی شرکائے اجلاس کی طرح اس معاملے میں امریکی اقدام کو مسترد کرتے ہوئے خوب مذمت پر

اکتفا کرلیا۔اس ناگفتہ بہ کمزوری کی حالت میں بعض مسلم ممالک ایک دوسرے پر اسرائیل سے خفیہ تعلقات کا بہتان لگانے سے بھی باز نہیں آتے۔اسی شرمناک صورتحال کے ذریعے وہ اسرائیل اوراس کے ہم نواؤں کی حوصلہ افزائی کے مرتکب ہورہے ہیں۔

اب ہر مسلمان اس حدیث شریف کا منظر دیکھتے ہوئے افسوس کررہا ہے: حضرت ثوبان ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:''يوشكُ الأممُ أن تداعىٰ عليكمْ كما تداعى الأكلةُ إلى قصعتِها'' فقال قائلٌ: ومِن قلةٍ نحنُ يومئذٍ؟ قال: ''بل أنتم يومئذٍ كثيرٌ ولكنَّكمْ غُثَاءٌ كغثاءِ السَّيلِ، وليَنزِعَنَّ اللهُ مِن صدورِ عدوِّكم المهابةَ مِنكم وليَقذِفَنَّ اللهُ في قلوبِكم الوَهْنَ'' فقال قائلٌ: وما الوهنُ يا رسولَ الله؟ قال: ''حبُّ الدُّنيا وكَراهِيَةُ الْمَوْتِ'' [سنن أبي داؤد ٤٢٩٩ وصححه الألباني، مسند أحمد، ٢٢٤٥٠ وحسنه الأرنوط، ٨٦٩٨عن أبي هريرة ؓ] ''قریب ہے کہ امتیں تم پر ٹوٹ پڑیں گی، جس طرح بھوکے اپنے پلیٹ کی طرف لپک آتے ہیں۔'' کسی نے عرض کیا: ''یہ ابتر حالت اُس زمانے میں ہماری تعداد کم ہونے کی وجہ سے پیش آئے گی؟'' فرمایا:'' بلکہ تمہاری تعداد اس زمانے میں بہت زیادہ ہوگی، لیکن تم سیلابی خس وخاشاک کی طرح بے جان ہوں گے۔اورضرور بضرور اللہ پاک تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہارارعب ختم کردے گا۔اور یقیناً تمہارے دلوں میں وھن ڈال دے گا۔'' کسی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! وَھنؔ کیا چیز ہے؟ ارشادفرمایا:'' دنیا کی محبت اورموت سے نفرت۔''

شرم کا مقام ہے کہ **1600000000** مسلمان امت اور **56** مسلم ممالک کا اپنے قبلہ اول، نبی اکرم ﷺ کے مقام اسراء اور انبیائے کرام کی بابرکت سرزمین بیت المقدس کو بندرزاد یہود کے منحوس ہاتھوں سے آزادی دلانے کی بات تو دور، القدس شریف کو غاصب اسرائیل کا دارالحکومت بنانے کی مذمت کے لیے صرف ایک عدد میٹنگ اور بے ضرر قسم کا اعلامیہ جاری کرنے کے سوا کچھ نہ کرسکے۔

پھر ہمارے تبصرہ نگاروں کی ستم ظرفی دیکھیے کہ خود اس اجلاس کو فضول کہتے ہیں اور اس سے غیر حاضر ممالک پر اسرائیل اور امریکہ کی خوشنودی حاصل کرنے کا الزام بھی دھرتے ہیں۔

غالبًا اسرائیل کے ایٹمی طاقت ہونے کی وجہ سے او آئی سی نے ''جہاد'' کا نام لینے کی جرأت نہیں کی۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان ایک مسلمہ ایٹمی قوت ہے اور ایران بھی امریکہ سے ایٹمی معاہدہ کرکے اس شعبے میں

خوب کام کر رہا ہے۔ اگر غاصب اسرائیل ایٹمی حملہ کرتا ہے' تو ہمارا ایٹم بم آخر کس مرض کی دوا ہے!؟

ریاض میں اسلامی فوجی اتحاد کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں 41 ممالک کے وزرائے دفاع، سفراء اور سعودی عرب کے حکمرانوں نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ ہوا کہ دنیا سے دہشت گردوں کا خاتمہ کیا جائے گا۔ اور انتہا پسندوں کو اسلام کی شکل مسخ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ سعودی ولی عہد اور وزیر دفاع محمد بن سلمان نے کہا کہ ان شاء اللہ دہشت گردوں کا پیچھا کر کے انہیں فنا کر دیں گے۔ چند برسوں سے تمام اسلامی ممالک دہشت گردی کے شکار ہیں۔ ان ممالک کے قومی اداروں کے درمیان تعاون کا فقدان تھا، لیکن فوجی اتحاد بننے کے بعد یہ فقدان ختم ہو جائے گا۔ دہشت گرد قوتیں اسلامی ممالک کو شکست دینے پر تلی ہوئی ہیں؛ لیکن ہم ان شاء اللہ ان کا تعاقب کر کے انہیں ختم کر دیں گے۔ اس عظیم مقصد کے لیے اتحاد کے ارکان نے فوجی، مالی، معلوماتی اور سیاسی تعاون فراہم کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ [روزنامہ کے ٹو 27 نومبر 2017ء]

ایک طرف انتہا پسند جوانوں کی ٹولیاں ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے نام سے دہشت گردی کرتی ہوئی اسلام کے درخشندہ نام کو داغدار کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ دوسری طرف 65 اسلامی ممالک اور ایک ارب ساٹھ کروڑ مسلمانوں کے قائدین کا ایک کروڑ یہودیوں سے فلسطین کو آزاد کرانا دور کی بات ہے غاصب اسرائیل کو القدس شریف میں دارالحکومت منتقل کرنے سے روکنے کی جرأت نہیں رکھتے۔ الٹا دشمنوں سے ہی عدل وانصاف کی بھیک مانگتے ہیں۔ اس طرح نام نہاد ''امن ومروّت'' کے خوگر مفاد پرست حکمرانوں کا جم غفیر خود بھی اسلام کے روشن چہرے پر کالک ملنے کے جرم میں کسی دہشت گرد سے پیچھے نہیں۔

اگر آج اسلامی ممالک ''إعلاء كلمة الله'' یعنی ''نفاذِ قوانین اسلام'' کے مخلصانہ جذبات کے ساتھ ''جہاد فی سبیل اللہ'' شروع کر دیں تو اللہ رب العزت ضرور اپنے وعدے کے مطابق اہل اسلام کو فتح ونصرت سے کامیاب وکامران فرمائے گا۔ فرمانِ الٰہی ہے: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾ [سورة محمد ۷] ''ایمان والو! اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو' تو وہ تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں ثابت قدمی عنایت فرمائے گا۔''

امت اسلامیہ کی عظمت رفتہ بحال کرنے میں رکاوٹ کے ذمہ داران متعدد ہیں:

(۱) علمائے دین امت اسلامیہ کو کتابِ الٰہی اور سنت نبوی کے بجائے فرقہ پرستی کی طرف بلا رہے ہیں،

جس کی وجہ سے وہ ایک دوسرے کو بلا دلیل گمراہ قرار دیتے ہیں۔

(۲) حکمران ہوسِ اقتدار میں شرعی احکامِ حکمرانی کو نظر انداز کر کے حالت امن میں عوام کو اور حالت خوف میں دشمنوں کو خوش کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

(۳) بہت سے نوجوان عیاشی میں کھو کر آخرت کو بھول چکے ہیں۔ مغربی قوانین اور الیکٹرانک میڈیا نے ان کی عفت وعصمت اور تعلیم وکارکردگی کو داؤ پر لگا رکھا ہے۔ کرپٹ حکمرانوں نے انہیں کھیلوں میں الجھا رکھا ہے۔

(۴) نوجوانوں کی ایک مختصر تعداد دین اسلام کی عظمت بحال کرنے کی خاطر پر خلوص قربانیاں پیش کرنے کی خواہش مند ہے، لیکن مسلم حکمرانوں کی کفرنوازی اور ذلت ناک مرعوبیت نے انہیں انتہا پسند جماعتوں کے دامِ تزویر میں پھنسا رکھا ہے۔ کچھ حکومتیں اصل دشمن کو بھول کر انہیں صفحہ ہستی سے مٹانے پر تلی ہوئی ہیں۔

آج اسلامی ممالک کے پاس ایک عدد **''فوجی اتحاد''** قائم ہے، اسی کو اسلامی غیرت اور جذبہ جہاد سے سرشار کر کے مضبوط ومنظّم کرنا اور اسے وسعت دے کر پوری امت کا اتحاد بنانا عصر حاضر کی اہم ترین ضرورت ہے۔ زندہ وفعال فوجی اتحاد ہی امت اسلامیہ کو اسلام کے دشمن نمبر ایک امریکہ اور اس کے پٹھو اقوام متحدہ سے مطالبات کرنے کی ذلت سے نجات دے سکتا ہے۔ اور فقہ الواقع کے تقاضوں کے مطابق عملی ''جہاد فی سبیل اللہ'' نہ صرف دین اسلام کی شہرت کو داغدار کرنے والی انتہا پسندی کے شر سے اسلام اور مسلمانوں کو نجات دلائے گا؛ بلکہ ملت کی بگڑتی ہوئی اس افرادی قوت کو راہِ راست پر لا کر ان کے ذریعے ''اعلائے کلمۃ اللہ'' کا گمشدہ مبارک نصب العین دوبارہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ﴿وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللهِ بِعَزِیْزٍ﴾ امت اسلامیہ کی عظمت رفتہ بحال کرنے کا اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں ہے۔

الحمد للہ مخلص و پرجوش مسلم نوجوان ''جہاد فی سبیل اللہ'' کے لیے ایک کال کے منتظر ہیں۔ اس عظیم افرادی قوت کو ہر اسلامی ملک میں سرکاری سطح پر منظم کر کے امت مسلمہ کی عزت افزائی اور رضائے الٰہی کے حصول کے لیے استعمال کریں، تو نہ صرف حقیر اسرائیل بلکہ کسی بھی ظالم سپر پاور کو شکست فاش دی جا سکتی ہے۔

ان شاء اللہ ''جہاد فی سبیل اللہ'' کی برکت سے ان کا تزکیہ نفس ہوگا۔ اور وہ ملت اسلامیہ کے مفید ترین افراد بن کر دشمنوں کے گندے عزائم کو خاک میں ملا دیں گے اور امت مسلمہ کی عظمت رفتہ بحال ہو جائے گی۔